واعظ الجمعہ
اسلام میں رزقِ حلال کی اہمیت
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اسلام میں رزقِ حلال کی اہمیت

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اسلام میں رزقِ حلال کی اہمیت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ نے ہر انسان، حیوان، جن اور چرند پرند، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، سب کے رزق کا ذمہ اپنے کرم پر لیا ہوا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾[1] "زمین پر چلنے والا کوئی اَیسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالی کے ذمۂ کرم پر نہ ہو"، جس جاندار کا جب تک اور جتنا رزق

(١) پ١٢، هود: ٦.

لکھا ہے، وہ وعدے کے مطابق اُسے ضرور مل کر رہے گا؛ لہٰذا عقلمند انسان مال ودولت اور پیسہ کمانے کو مقصدِ حیات ہر گز نہ بنائے، بلکہ اس میں میانہ روی اختیار کرے۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ؛ فَإِنَّ نَفْساً لَنْ تَمُوْتَ حَتّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ، وَدَعُوْا مَا حَرُمَ»[1] "اے لوگو! اللہ تعالی سے ڈرو اور روزی کمانے میں میانہ رَوی اختیار کرو؛ کیونکہ کوئی بھی شخص اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا، اگرچہ اس میں دیر ہوجائے، لہٰذا اللہ تعالی سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی حاصل کرو، جو حلال ہے اُسے لے لو، اور جو حرام ہے اُسے چھوڑ دو"۔

دینِ اسلام میں رزقِ حلال کی ترغیب

عزیزانِ محترم! رزقِ حلال کے لیے جدوجہد، اور اس کے لیے وسائل واسباب اختیار کرنا لازم، ضروری اور عبادت ہے، بندہ رزقِ حلال کے لیے ہر جائز طریقہ اختیار کرے، اور نتیجہ اپنے رب تعالی پر چھوڑ دے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۫ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ

(۱) "سنن ابن ماجه" كتابُ التِّجارة، ر: ٢١٤٤، صـ٣٦١.

لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ﴾[1] "اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال وپاکیزہ ہے، اور شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو، یقیناً وہ تمہارا کُھلا دشمن ہے"، اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو حلال وطیّب کھانے کا حکم دیا، اور حرام وگندی چیزوں سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے، چونکہ انسانی اَخلاق وکردار پر غذا کا گہرا اثر پڑتا ہے، حلال رِزق سے دل نورانی ہوتا، جبکہ حرام غذا دل میں تاریکی وغفلت پیدا کرتی ہے؛ لہٰذا رزقِ حلال کے لیے جائز پیشہ اختیار کرنا عبادت قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالی نے رِزق حلال کے حصول کے لیے جد وجہد کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِلّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ﴾[2] "اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں، اور اللہ کا اِحسان مانو! اگر تم اُس کے بندے ہو"۔

رزقِ حلال کی ترغیب سے متعلق حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیبّہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ»[3] "سب سے پاکیزہ کمائی وہ ہے جسے آدمی اپنی محنت سے

---

(١) پ٢، البقرة: ١٦٨.

(٢) پ٢، البقرة: ١٧٢.

(٣) "سنن النَّسائي" كتاب البيوع، ر: ٤٤٥٦، الجزء السابع، صـ٢٥٥.

کماکر کھائے"، لہٰذا حصولِ رزق کے لیے صِرف اور صِرف جائز طریقہ اپنائیں، حرام وناجائز سے ہمیشہ بچتے رہیں، اور رزقِ حلال کی کوشش وسعی کے ساتھ ساتھ حرام سے بچنے، اور حلال میں برکت کے لیے بارگاہِ الٰہی میں دعا بھی کرتے رہیں، فرمانِ خداوندی ہے: ﴿اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ﴾[1]

"اللہ تعالی اپنے بندوں پر لطف وکرم فرماتا ہے، جسے چاہے روزی دیتا ہے، اور وہی قوّت وعزّت والا ہے"۔

حرام مال سے بچنا

حضراتِ گرامی قدر! خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے جہاں رزقِ حلال کمانے کی تاکید فرمائی، وہیں چوری، ڈکیتی، سود، رشوت، مالی خرد برد اور ناپ تول میں کمی جیسے حرام وباطل طریقوں سے مال حاصل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے، اللہ رب العالمین نے حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: ﴿كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى﴾[2] "کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں، اور اس میں زیادتی نہ کرو؛ کہ تم پر میرا غضب اُترے، اور جس پر میرا غضب اُترا یقیناً وہ ہلاک ہوگیا"، یعنی مقرّر

---

(۱) پ۲۵، الشوریٰ: ۱۹.

(۲) پ۱٦، طٰهٰ: ۸۱.

کردہ حد سے تجاوُز مت کرو، فضول خرچی، ضرور تمندوں کو بھوکا چھوڑنا، رزق کو ضائع کرنااور حرام روزی کمانا، یہ سب حد سے تجاوُز کرنا ہے۔

میرے بزرگو ودوستواور بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی محنت سے کما کر حلال کھائے، حرام وناجائز کمانا کھانا، دوسروں کا مال دبالینا، لُوٹ مار کرنا، یہ سب ممنوع وحرام کام ہیں، اللہ تعالی نے کسی کا ناحق مال کھانے سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾[1] "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ"۔

اس سے معلوم ہواکہ جبری خرید وفروخت، دوسروں کے مال کو نیلام کرنا، کسی کی دُکان یازمین پر جبراً قبضہ کرنا، یااُس کا کرایہ تھوڑااور مالک کی مرضی کے خلاف دینا، یہ سب حرام وناجائز کام ہیں، اوران سے خود کو بچاناانتہائی ضروری ہے۔

یورپ کاسودی نظامِ معیشت

عزیزانِ محترم! آج دنیا بھر میں یورپ کا سودی نظامِ معیشت رائج ہے، جو رزقِ حرام کا بنیادی سبب ہونے کے ساتھ ساتھ غیر متوازن اور بے شمار شرعی، اخلاقی اور معاشی قباحتوں کا حامل ہے، اس سودی نظامِ معیشت کے سبب امیر وغریب کے ما بین مالی خلیج بڑھتی جارہی ہے، امیر، امیر سے امیر تر، اور غریب، غریب سے

---

(۱) پ۵، النسآء: ۲۹.

غریب تر ہوتا جا رہا ہے، معاشرتی توازن بگڑ رہا ہے، عالمی طاقتیں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف (IMF) کے ذریعے کمزور اور غریب ممالک کا استحصال کر رہی ہیں، انہیں قرضوں کی زنجیر میں جکڑا جا رہا ہے، بجٹ کے بہانے ان کی معاشی اصلاحات میں من پسند شرح سود مقرّر کروائی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی اسلامی ممالک اور اس کے غریب عوام سود کی دلدل میں دھنستے جا رہے ہیں، اور اپنے رزق میں حرام کی آمیزش کے مرتکب ہو رہے ہیں، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رزقِ حلال کمانے کی خاطر ہمیں بطور متبادل اسلامی نظامِ معیشت نہ صرف عطا فرمایا ہے، بلکہ جابجا سود کی مذمّت بھی بیان فرمائی ہے۔

سود و تجارت میں فرق بیان کرتے ہوئے اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰواۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰواؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾[1] "وہ لوگ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن ایسے کھڑے ہوں گے جیسے وہ کھڑا ہوتا ہے جسے آسیب نے چھوکر مخبوط بنا دیا ہو، یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا: بیع (تجارت) بھی تو سُود ہی کی مانند ہے، اور اللہ تعالی نے بیع کو حلال کیا اور سُود حرام کیا، تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ (سود

---

(۱) پ۳، البقرۃ: ۲۷۵.

سے) باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا، اور اس کا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، اور جو اب ایسی حرکت کرے گا وہ دوزخی ہے، وہ اس میں مدتوں رہیں گے"۔ اس آیتِ مبارکہ میں سود کی حرمت اور سود خوروں کی شامت کا بیان ہے، کہ انہیں طویل مدت جہنم میں رہنا ہے۔

سودی کاروبار اور لین دین کی ممانعت

حضراتِ گرامی قدر! سودی لین دین اور کاروبار میں ملوث مسلمانوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم مسلمان ہو تو جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو!"۔ اس آیتِ کریمہ میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابقہ مطالبہ بھی ترک کرنا ضروری ہے اور پہلے سے مقرّر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں۔

اب اتنے واضح احکام کے باوجود بھی اگر کوئی سود سے باز نہ آئے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴾[2] "پھر اگر ایسا (کہ

---

(۱) پ۳، البقرة: ۲۷۸.

(۲) پ۳، البقرة: ۲۷۹.

سودی لین دین ترک) نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا یقین کرلو، اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو، نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو"۔ یہ وعید و تہدید میں مبالغہ وتشدید ہے، ورنہ کس کی مجال کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کر سکے، لیکن سودی معاملات ترک نہ کرنے والا، اللہ ورسول سے مقابلے کی ٹھان کر یقیناً دنیاوآخرت میں ذلیل ورسوا ہو گا۔

ایک اَور مقام پر ایمان والوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾[1] "اے ایمان والو! سود دُونا دون (زیادتی پر زیادتی) نہ کھاؤ، اور اس امید پر اللہ سے ڈرو کہ تمہیں کامیابی ملے"۔

میرے بھائیو! سود در سود کھانے کی یہ لعنت ہزاروں سال سے چلی آرہی ہے، اور آج بھی یورپ کے سودی نظامِ معیشت کی صورت میں دنیا بھر میں رائج ہے، آج بھی اگر قرض ادا کرنے کی میعاد پوری ہو جائے، اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی صورت نہ ہو تو قرض خواہ سودی رقم میں اضافہ کرکے مدّت بڑھا دیتا ہے۔

---

(١) پ ٤، آل عمران: ١٣٠.

یاد رکھیے! حضرت سیّدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سودی دستاویز لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: «هُمْ سَوَاءٌ»[1] "یہ سب لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں"۔

اسی طرح حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «الرِّبَا سَبْعُونَ حُوباً، أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ»[2] "سود خوری کے ستر۷۰ حصّے ہیں، ان میں کم تر یہ ہے کہ کوئی اپنی ماں سے بدکاری کرے"۔

ایک اَور روایت میں دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «دِرْهَمٌ رِباً يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ، أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً»[3] "سود کا ایک درہم جسے آدمی جان بوجھ کر کھائے، چھتیس۳۶ بار زنا سے بڑھ کر سنگین جرم ہے"۔

اسلامی نظامِ معیشت

حضراتِ ذی وقار! اپنے اہل وعیال کے لیے حلال ذرائعِ آمدن اور مواقع فقط اسی صورت پیدا کیے جاسکتے ہیں، جب ہم اپنے کاروبار اور لین دین میں سودی نظامِ معیشت کو ترک کر کے اسلامی نظامِ معیشت رائج کرنے میں کامیاب ہو جائیں،

---

(١) "صحيح مسلم" باب لعن آكل الربا ومؤكله، ر: ٤٠٩٣، صـ٦٩٧.

(٢) "سنن ابن ماجه" باب التغليظ في الربا، ر: ٢٢٧٤، صـ٣٨١.

(٣) "سنن الدارقطني" كتاب البيوع، ر: ٢٨١٩، ٣/ ١٩.

لیکن صد افسوس کہ اسلامی نظامِ معیشت، عالمِ اسلام سمیت پوری دنیا میں کہیں بھی بالکل ٹھیک ٹھیک نافذ العمل نہیں ہے، سُود، جُوا اور لاٹری وغیرہ نے دنیا بھر کی معیشت کو جکڑ رکھا ہے، اس بھیانک جُرم میں، جہاں مسلم عوام ملوَّث ہیں، وہیں مسلم حکومتیں بھی اس ظالمانہ نظامِ معیشت کو تبدیل نہ کرنے کے جُرم میں شریک ہیں، سُود کے خاتمے اور متبادلات کی کتنی ہی اسکیمیں پاکستان کے مقتدر اداروں: اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت اور تحقیقی اداروں کے پاس موجود ہیں، لیکن کوئی بھی حکومت اس طرف سنجیدہ جد وجہد کے لیے آمادہ نہیں، ان حالات میں اکثر بینک غیر اسلامی اسکیموں کو مختلف اسلامی نام دے کر عوام کے دینی جذبے کا بھی استحصال کر رہے ہیں، اس سلسلے میں سنجیدہ اور مسلسل جدوجہد کے بغیر غیر اسلامی نظامِ معیشت سے چھٹکارا نہیں پایا جاسکتا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے مُعاشی استحکام کے لیے مُعاشی عدل کا عملی نظام پیش فرمایا، سُود کا خاتمہ کیا، رِشوت کو ممنوع قرار دیا، اور ہر اُس لَین دَین کی ممانعت فرما دی جس میں کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو، نبیٔ رحمت ﷺ کی ان تعلیمات کو اگر آج بھی عملی جامہ پہنایا جائے، تو یقیناً مُعاشی واقتصادی خوش حالی جنم لے سکتی ہے، غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور ہم اپنے بچوں کو رزقِ حلال کا لقمہ کھلا کر، آج بھی ایک مہذب اور صالح معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔

حصولِ رزق کے جائز وسائل

عزیزانِ گرامی قدر! خالقِ کائنات کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے حصولِ رزق کے بے شمار وسائل وذرائع پیدا فرمائے؛ تاکہ بندہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے کوشش ومحنت اور بھاگ دوڑ کرکے کھیتی باڑی، تجارت، ملازمت ودیگر حلال کاموں کے ذریعے رزق حاصل کر کے بآسانی زندگی گزر بسر کرسکے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ﴾(۱) "وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین تابع کردی، تو اس کے بنائے ہوئے راستوں میں چلو، اور اس کے دیے ہوئے رزق میں سے کھاؤ، اور اسی کی طرف تمہیں اٹھنا ہے"۔

یعنی اللہ تعالی نے یہ زمین ہمارے لیے مناسب طَور پر نرم فرمادی ہے، کہ ہم اپنے رہنے کے لیے اس میں مکانات وغیرہ بناتے ہیں، کھیتی باڑی کرتے ہیں، چلتے پھرتے ہیں، نہ زمین کو لوہے کی طرح سخت بنایا، نہ پانی کی طرح نرم وپتلا، کہ اس پر کچھ کام ہی نہ کیا جاسکے، لہٰذا اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے، صرف حلال وطیّب روزی کمانے، کھانے، اہل وعیال، ضرور تمندوں اور محتاجوں کو کھلانے کی کوشش کرتے رہنا

---

(۱) پ۲۹، الملك: ۱۵.

چاہیے، اللہ تعالی ہم سب کو رزقِ حلال کمانے، ناجائز و حرام ذرائع آمدن اور دوسروں کا حق مارنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دُعا

اے اللہ! ہمارے رزقِ حلال میں وسعتیں اور برکتیں عطا فرما، ہمیں حلال اور جائز ذرائعِ آمدن اختیار کرنے کی توفیق مرحمت فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی، بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوشی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور

عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.